© rasailojaraid.com

ٹرانسپورٹ سے متعلق بعض معاملات اور مسائل کی شرعی حیثیت

(قسطِ ثانی)

مفتی وزیر احمد (جامعہ ضیائے مدینہ لیہ)

کرایہ طے کیے بغیر سفر کرنا؟

عموماً بڑے شہروں سے بس، وین روانہ ہونے سے پہلے ٹکٹ خریدنا پڑتا ہے، دریں اثنا کسی سواری کو ایک کمپنی کی بس کا کرایہ گراں محسوس ہو تو پھر دوسری کمپنی کی بس کا سستا ٹکٹ خرید لیا جاتا ہے۔ بہرحال بس چلنے سے قبل کرایہ کی کمی بیشی پر نزاع ہوتا ہے نہ متعاقدین کو اس معاملہ میں دقت۔ البتہ جو مسافر بس چلنے اور روانہ ہونے کے بعد راستہ میں چھوٹے سٹاپوں سے سوار ہوتے ہیں۔ ان کے اور کلینرز کے درمیان کرایہ کے متعلق تکرار ہوتی ہے، بعض اوقات فریقین انتقام کے جذبہ سے ایک دوسرے سے اس قدر ناروا سلوک کرتے ہیں کہ بس میں سوار سب مسافر خطرناک مراحل سے دوچار ہو جاتے ہیں اور استفسار پر! نزاع کی بنیاد فقط دس روپے۔۔۔

کرایہ طے نہ ہونے کی وجہ سے سواریوں کو بلا سٹاپ رات کے وقت جنگل اور خطرناک مقامات پر زبردستی اس لیے اتار دیا جاتا ہے تاکہ کلینرز کو منہ مانگا کرایہ نہ دینے والی سواریاں یہ خمیازہ بھگت لیں یا پھر اس کی مرضی کے مطابق ٹکٹ خریدیں۔

حالانکہ اس کے برعکس حکم یہ ہے کہ بس پر سوار ہونے سے قبل کرایہ طے کر لینا چاہیے۔ کیونکہ عہد حاضر میں ہر کمپنی اور لوکل بسوں کا کرایہ ایک دوسرے سے مختلف ہے تو ان حالات میں سواری اور کلینرز کے مابین کرایہ کے معاملہ میں نزاع پیدا ہونے کے قوی امکانات ہوتے ہیں اور ایسی صورت میں عقد اجارہ فاسد اور اس کا فسخ ضروری ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے اور سفر بھی طے کر لیا تو پھر کرایہ کلینرز یا سواری کی مرضی کے مطابق نہیں بلکہ کرایہ مثلی ہوگا۔

☆ لا تجالس البغضاء والثقلاء والحسدة فانهم حمى الروح وهم رحل الكدر وحمل الاحزان. ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وَشَرْطُهَاأَنْ تَكُوْنَ الْأُجْرَةُ وَالْمَنْفَعَةُ مَعْلُوْمَتَيْنِ لِأَنَّ جَهَالَتَهُمَاتُفْضِيْ إِلَى الْمُنَازَعَةِ

اور(صحت)اجارہ کے لیے اجرت اور منفعت کا معلوم ہونا شرط ہے، کیونکہ ان دونوں کی جہالت باعث فساد ہے۔

اور(صحت) اجارہ کے لیے اجرت اور منفعت کا معلوم ہونا شرط ہے، کیونکہ ان دونوں کی جہالت باعث فساد ہے۔

(بحرالرائق ۷/۵۰۷ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

,,وَلَاتَصِحُّ حَتّٰى تَكُوْنَ الْمَنَافِعُ مَعْلُوْمَةً وَالأُجْرَةُ مَعْلُوْمَةً لِمَارَوَيْنَاوَلِأَنَّ الْجَهَالَةَ فِي الْمَعْقُوْدِعَلَيْهِ وَبَدَلِهِ تُفْضِيْ إِلَى الْمُنَازَعَةِ كَجَهَالَةِ الثَّمَنِ وَالْمُثْمَنِ فِي الْبَيْعِ،،

,,اجارہ صحیح نہیں ہوتا حتیٰ کہ منافع معلوم ہوں اور اجرت معلوم ہو، اس حدیث کی وجہ سے جو ہم نے روایت کی۔ نیز اس لئے کہ معقود علیہ (منفعت) اور اس کے بدل میں لاعلمی سے (فریقین کے درمیان) نزاع پیدا ہوگا۔ جیسا کہ بیع میں مبیع اور ثمن کا مجہول ہونا،،۔ (ہدایہ:۲۹۶/۳: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ہاں دیہی علاقوں میں کرایہ سے متعلق بیشتر لوگوں کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سٹاپ کا کرایہ اتنا ہے اور کلینرز بھی رائج کرایہ سے زائد طلب کرتا ہے نہ نزاع کا اندیشہ ہوتا ہے، کیونکہ وہاں مخصوص بسیں اور ویگنیں چلتی ہیں، ہر گاؤں اور قصبہ میں متعدد سٹاپوں سے سواری لینی ہوتی ہے اور بعض سواریوں کو تو روزانہ آنا جانا ہوتا ہے اور ایسے ہی اندرون شہر چلنے والی بسوں سے متعلق ہے اور میٹرو بس میں سوار ہونے کا اجارہ کے متعلق معاملہ اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔ تو ان حالات کے تناظر میں سوار ہونے والے ہر آدمی پر کرایہ طے کرنے کا حکم لازمی قرار دینا متعاقدین کے لیے حرج ہے اور ایسی بسوں میں کرایہ طے کیے بغیر سفر کرنا مفضی الی النزاع بھی نہیں۔ لہذا ایسی مثال کے وقوع پر عرف کے باعث سفر شروع کرنے سے قبل کرایہ معین کرنا ضروری نہیں۔ کیونکہ المعہود عرفاً کالمشروط مطلقاً یعنی عرف میں معلوم متعین چیز مطلقاً مشروط کی طرح ہے، نیز اجارہ تعاطی سے بھی منعقد ہو جاتا ہے تو اس کے ذیل میں ایک حنف وجود جواز ہے۔

☆حافظ علی تکبیرۃ الاحرام جماعۃ واکثر المکث فی المسجد وعود نفسک المبادرۃ للصلاۃ تجد السرور.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

تَنْعَقِدُ بِلَفْظَیْنِ مَاضِیَیْنِ وَیُعَبَّرُ بِاَحْدِهِمَا عَنِ الْمَاضِیْ وَالْآخَرِ عَنِ الْمُسْتَقْبَلِ... وَتَنْعَقِدُ بِالتَّعَاطِیْ کَمَافِی الْبَیْعِ وَفِی التَّتَارخَانِیَّةِ وَتَنْعَقِدُالْاِجَارَةُ بِغَیْرِ لَفْظٍ.

اجارہ کاانعقاد ماضی کے الفاظ سے ہوتاہے یاآجراوراجیر میں سے ایک ماضی کااوردوسرا مستقبل کاصیغہ تعبیر کرے۔نیز اجارہ تعاطی سے منعقد ہوجاتاہے جس طرح بیع میں ۔تتار خانیہ میں ہے اجارہ بغیر لفظ کے منعقد ہوجاتا ہے۔

(بحرالرائق ۴/۸: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اجارہ اوربیع کاحکم!ایک ہی ہے۔

جوقواعد وضوابط متعلق بیع ہیں انہیں متعلق اجارہ مانناصحیح ہے۔کیونکہ اجارہ اوربیع کاحکم!ایک ہے۔بلکہ اجارہ معنیً بیع کی ایک قسم ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وَالاِجَارَةُوَالْبَیْعُ اَخوَانِ اجارہ اوربیع (بھائی)ایک جیسے ہیں۔

(تنقیح الحامدیہ:۲/۱۵۳،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

نیز موصوف لکھتے ہیں: اَلْاِجَارَةُ نَوْعٌ مِنَ الْبَیْعِ اِذْهِیَ بَیْعُ الْمَنَافِعِ.

اجارہ بیع کی ایک قسم ہے کہ وہ منافع کی بیع ہے۔(فتاویٰ شامی۔۵/۳۲،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

کُلُّ جَهَالَةٍ تُفْسِدُالْبَیْعَ تَفْسِدُا لْاِجَارَةَ

ہروہ جہالت جوبیع کوفاسدکرتی ہے اجارہ کوبھی فاسدکرتی ہے۔(بحرالرائق،۸/۲۹؛مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ محمد بن عبداللہ تمرتاشی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

کُلُّ مَاافْسَدَ الْبَیْعَ یُفْسِدُهَا.

جوچیز بیع کوفاسد کرے وہ اجارہ کوبھی فاسد کرتی ہے۔(تنویرالابصارمع فتاویٰ شامی،۵/۳۲:مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

شمس الائمہ مبسوط میں باب اجارہ میں لکھتے ہیں:

☆ایاك والذنوب فانها مصدر الهموم والا حزان وهي سبب النكبات وباب المصائب والازمات.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَاِذَااَکْتَرٰی دَارًالَمْ یَرَهَافَلَهُ الْخِیَارُ اِذَارَآهَا؛لِاَنَّ الْاِجَارَةَ کَالْبَیْعِ

ایک آدمی نے مکان دیکھے بغیر کرایہ پر لیا تو اسے دیکھنے کے بعد اختیار ہوگا۔کیونکہ اجارہ مثل بیع کے ہے۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اَلْاِجَارَةُ تُفْسِدُهَا الشُّرُوْطُ کَمَاتُفْسِدُ الْبَیْعَ لِاَنَّهُ بِمَنْزِلَتِهِ

وہ شرائط مفسد اجارہ ہیں جو مفسدِ بیع ہیں کیونکہ اجارہ بمنزلہ بیع کے ہے۔(ہدایہ ۳/۳۰۳؛ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

الحاصل:

مزید برآنہا!بیسیوں ایسی نصوص کتب فقہ اسلامی میں اس امر پر دال ہیں کہ خریداری اور کرایہ کے مسائل مشترکہ ہیں،لہذا ان تصریحات کی روشنی میں مسائل اجارہ مسائل بیع پر قیاس کیے جائیں گے۔یا جن ائمہ کرام کے اقوال کی روشنی میں اجارہ بیع ہی ہے تو اس ضابطہ کے تحت جو مسائل خریداری کے ہیں اجارہ کے مسائل بھی وہی ہیں۔

مثلاً:

۱۔ جن شرائط سے بیع فاسد ہوجاتی ہے انہیں شرائط سے اجارہ بھی فاسد ہوجاتا ہے۔

۲۔ جن شرائط کا عقد بیع متقاضی نہ ہو ایسی شرائط متعاقدین کی جانب سے عائد کرنے سے بیع فاسد ہوتی ہے ایسے ہی

عقد اجارہ میں وہ شرائط لگانا جن کا عقد اجارہ مقتضی نہ ہو وہ مفسد اجارہ ہیں۔

۳۔ بیع میں ثمن یا مبیع مجہول ہو تو بیع فاسد ہوتی ہے ایسے ہی عقد اجارہ میں منافع یا اجارہ مجہول ہو تو عقد اجارہ فاسد ہوگا۔

۴۔ بیع میں ثمن کی میعاد مجہول ہو تو عقد بیع فاسد،ایسے ہی عقد اجارہ میں اجرت کا وقت مجہول ہو تو عقد اجارہ فاسد ہوگا۔

۵۔ قبضہ سے قبل مبیع ہلاک ہوجائے بیع فسخ ہوجاتی ہے،علی ہذا القیاس عقد اجارہ میں معقود علیہ فوت ہونے سے

☆داوم علی ﴿لا اله الا انت سبحانك انی كنت من الظالمين﴾ فلها سر عجيب فی كشف الكرب ونبا عظيم فی رفع المحن.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عقد اجارہ کا فسخ لازم آئے گا۔

۶۔ بیع میں جو وجوہ مفضی الی النزاع ہوں ان کے باعث بیع فاسد ہوتی ہے، اسی طرح عقد اجارہ میں متعاقدین کے مابین جھگڑے کا موجب بھی مفسد اجارہ ہے۔

۷۔ جس طرح مبیع میں عیب دیکھنے کے بعد مشتری کو حق فسخ حاصل ہے۔ ایسے ہی مستاجر کو مستاجرہ اشیاء کے نقص پر مطلع ہونے کے بعد عقد اجارہ کے فسخ کا اختیار ہے۔

البتہ علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ بیع اور اجارہ کے درمیان فرق کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

۔۔۔لَکِنْ بَیْنَ الْاِجَارَۃِ وَالْبَیْعِ فَرْقٌ فَاِنَّ الْفَاسِدَمِنَ الْبَیْعِ یُمْلَکُ بِالْقَبْضِ وَالْفَاسِدَ اِمِنْ الْاِجَارَۃِ لَایُمَلِّکُ الْمَنَافِعَ بِالْقَبْضِ لیکن اجارہ اور بیع کے درمیان فرق ہے۔ کیونکہ بیع فاسد میں قبضہ سے ملک ثابت ہو جائیگا مگر اجارہ فاسدہ میں قبضہ سے مستاجر منافع کا مالک نہیں ہوگا۔ (بحرالرائق، ۲۹/۸ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اجارہ فاسد کا حکم۔

ایسا اجارہ حرام، عاقدین گنہگار اور دونوں پر اس کا فسخ واجب۔ وہ فسخ نہ کریں تو حاکم پر لازم ہے کہ جبراً فسخ کردے دفعاً للمعصیۃ۔ کیوں کہ اجارہ اور بیع جب ایک ہیں یا اجارہ بیع کی قسم ہے بیع فاسد کا جو حکم ہے اجارہ فاسدہ کا وہی ہے۔

علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ بیع فاسدہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

یَجِبُ عَلَی کُلِّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا اَیْ مِنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِیْ فَسْخُہُ قَبْلَ الْقَبْضِ اَوْ بَعْدَہُ مَادَامَ فِیْ یَدِ الْمُشْتَرِیْ اِعْدَامًالِلْفَسَادِ لِاَنَّہُ مَعْصِیَۃٌ فَیَجِبُ رَفْعُھَابَحْرٌوَاِذَااَصَرَّ اَحَدُھُمَا عَلَی اِمْسَاکِہِ وَعَلِمَ بِہِ الْقَاضِیْ فَلَہُ فَسْخُہُ جَبْرًاعَلَیْھِمَا حَقًّا لِلشَّرْعِ ۔

بیع فاسد کو بائع وشتری میں سے ہرایک پر فسخ کرنا واجب ہے چاہے مبیع پر قبضہ سے پہلے ہو یا بعد، جب تک مبیع اپنے حال پر قائم ہے اور یہ فسخ فساد کو ختم کرنے کے لیے ہے۔ کیونکہ یہ معصیت ہے۔ لہذا اس کا رفع واجب ہے، یہی وجہ ہے کہ اس میں قضاء قاضی کی شرط بھی نہیں اور اگر وہ اس بیع کے برقرار رکھنے پر اصرار کریں اور قاضی کو خبر ہو جائے تو وہ حق شرع کے لیے ان دونوں یعنی بائع ومشتری پر جبر کر کے فسخ کرا سکتا ہے۔ (درمختار مع شامی، ۱۴۴/۸، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

☆لا تتاثر من القول القبیح والکلام السیی الذی یقال فیک فانہ یوذی قائلہ ولا یوذیک.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مگر اجارہ فاسدہ میں بعد استیفائے منفعت اجرت مثلی واجب ہوجاتی ہے۔

علامہ محمد بن عبداللہ تمرتاشی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَحُكْمُ الْاَوَّلِ وُجُوْبُ اَجْرِ الْمِثْلِ بِالْاِسْتِعْمَالِ. اجرت فاسدہ کا حکم یہ ہے کہ استعمال کرنے پر اجرت مثلی واجب ہے۔

(تنویر الابصار مع فتاویٰ شامی، ۳۱/۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

دی ہوئی سیٹ سواری سے خالی کرانا۔

سواری کو ایک مرتبہ مخصوص نشست جب دے دی جائے اور کرایہ وصول کرلیا جائے پھر کلینر کسی اور آدمی کے لیے نشست خالی کرنے کا سواری سے مطالبہ نہیں کرسکتا، اگر زبردستی بیٹھی ہوئی سواری کو کھڑا کردے، تو عقد اجارہ فسخ ہوجائے گا، اس عہد شکنی کا گناہ کلینر پر ہوگا، کمپنی مالک کی طرف سے عملہ کو ایسا کرنے کا حکم ہو تو پھر وہ بھی مرتکب ٹھہرے گا۔ فسخ اجارہ کے بعد سواری کو اختیار ہے کہ بقیہ سفر کا کرایہ واپس لے لے اور بس سے اتر جائے۔ سیٹ سے اٹھائی جانے والی سواری کو طے شدہ عقد اجارہ کے تحت باقی مراحل کا سفر کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

کیونکہ سواری کے لیے طویل ترین سفر بس، وین کی چھت پر یا جنگلہ سے لٹک کر، کھڑے ہوکر سفر کرنے میں ضرر ہے اور کرایہ کے عوض ایک نوع منفعت ہی نہیں رہی۔ ہاں سواری کسی خاتون، بزرگ، مریض اور معذور کے لیے خود بخود نشست چھوڑ دے تو وہ متبرع ہوگی۔

اے سی بند کردینا اور کرایہ اے سی کا لینا؟

جن بسوں میں اے سی چل رہا ہوتا ہے ان میں سفر کرنے کا کرایہ نان اے سی بسوں میں سفر کرنے کی نسبت بالعموم زیادہ ہوتا ہے۔ گویا کہ اے سی بس کا ٹکٹ خریدنے والا آدمی اے سی کی سہولت کا معاوضہ بھی ساتھ ادا کرتا ہے۔ لہٰذا فنی خرابی یا بدنیتی سے اے سی بند کردینے کی صورت میں اجارہ فسخ ہوجائیگا اور فسخ کرنے کا عذر بھی پایا گیا ہے۔ لہٰذا سفر شروع کرنے سے قبل سواریاں دیا ہوا کرایہ واپس لے سکتی ہیں۔

علامہ مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

وَتُفْسَخُ الْاِجَارَةُ بِالْاَعْذَارِ عِنْدَنَاوَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَاتُفْسَخُ اِلَّابِالْعَيْبِ

☆حسب اعدائك لك مونتم حسادك يساوى قيمتك ملائك اصبحت شيئا مذكورا ودجلا مهما. ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لِاَنَّ الْمَنَافِعَ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ الْاَعْيَانِ حَتّٰى يَجُوْزُ الْعَقْدُ عَلَيْهَا فَاَشْبَهَ الْبَيْعَ وَلَنَا اَنَّ الْمَنَافِعَ غَيْرُ مَقْبُوْضَةٍ وَهِيَ الْمَعْقُوْدُ عَلَيْهَا فَصَارَ الْعُذْرُ فِي الْاِجَارَةِ كَالْعَيْبِ قَبْلَ الْقَبْضِ فِي الْبَيْعِ فَتَنْفَسِخُ بِهِ اِذِ الْمَعْنٰى يَجْمَعُهُمَا وَهُوَ عَجْزُ الْعَاقِدِ عَنِ الْمُضِيِّ فِي مُوْجِبِهِ اِلَّا بِتَحَمُّلِ ضَرَرٍ زَائِدٍ لَمْ يَسْتَحِقَّ بِهِ وَهٰذَا هُوَ مَعْنَى الْعُذْرِ عِنْدَنَا

ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک عذروں کی بناء پر اجارہ فسخ کیا جائیگا۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،،اجارہ فسخ نہیں کیا جائیگا بجز اس کے کہ عیب پیدا ہو جائے۔اوران کی دلیل یہ ہے کہ،،منافع بمنزلہ اعیان کے ہیں یہاں تک کہ ان پرعقد جائز ہے۔تو منافع بیع کے مشابہ ہو گئے ،،اورائمہ احناف کی دلیل یہ ہے،،منافع غیر مقبوض ہیں اور معقود علیہ بھی وہی ہیں تو اجارہ میں عذر ہو گیا جیسا کہ بیع میں قبضہ سے قبل عیب پیدا ہو جائے تو بوجہ عذر اجارہ فسخ کیا جا سکتا ہے۔کیونکہ سبب دونوں کو جامع ہے اوروہ سبب یہ ہے کہ عاقد کا موجب عقد میں عمل سے گزرنا ہےمگرضرر زائد اور مزید نقصان اٹھانے کی صورت میں جسکا استحقاق اس سے نہیں ہوا۔اور ہمارے ائمہ احناف کے نزدیک عذر کا معنی یہی ہے۔(ہدایہ۳/۲۱۷ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

البتہ دوران سفر اے سی بند ہونے کی وجہ سے متعاقدین حرج کے باعث ذیلی صورتوں میں سے کوئی ایک طریقہ اگر اختیار کرلیں تو مناسب ہے۔

۱۔ مسافر اے سی کی فنی خرابی دور کرنے کا انتظام کرلیں۔

۲۔ کمپنی تضیع وقت کے بغیر مسافروں کو اسی صنف کی دوسری (متبادل) بس یا وین مہیا کرے۔

۳۔ ہر مسافر کے سفر کے جتنے مراحل باقی ہیں ان کا کرایہ عقد جدید کے ساتھ نان اے سی کے حساب سے دے۔

۴۔ مسافروں نے جتنا سفر کرلیا اسکا کرایہ دے دیں،باقی واپس لے کر اپنی مرضی سے سفر کریں۔

عیدین کے موقع کرایوں میں بھاری اضافہ؟

ٹرانسپورٹر عیدین کے ایام آنے سے قبل کرایوں میں اضافہ کردیتے ہیں۔جس کی وجہ سے مسافروں

☆اعلم ان من اغتیابك فقد اهدی لك حسناته وحط من سیئاتك وجعلك مشهورا وهذه نعمة.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کوایک نوع کی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہےاوراس شعبہ کانظم وضبط سے بانجھ پن بے چارے مسافروں کواس حدتک گہری تشویش میں مبتلا کردیتا ہے کہ مزدور رخت سفربس کی چھت پر باندھنے کے بعد جب ٹکٹ خریدنے کے لیے جاتے ہیں تو کرایہ کی نرخ گرانی سن کرسب کچھ بھول جاتے ہیں۔فیکٹری میں واپس جانے کودل کرتا ہے نہ ٹکٹ خریدنے کی ہمت ۔اہل وعیال کی،عیدی ٹرانسپورٹ کی نذر کرنے کے بعدانہیں سال بعدگھر پہنچنے کاموقع ملتاہے۔

البتہ محکمہ ریلویز اور پی آئی اے کی طرف سے ایسے موقع پر بسا اوقات کرایوں میں کمی کااعلان کیاجاتاہے۔حالانکہ انہیں بھی عیدین کے ایام میں دونوں طرف سے سواری نہیں ملتی ۔شاید ان اداروں میں نیک نیت آفیسروں کی ایسی تجاویز کےسبب سے مسافروں سے ملنے والی دعاؤں کاصدقہ ان محکموں کاوجود باقی ہے۔اللہ تعالیٰ ان اداروں کوسلامتی میں رکھے۔(بعض ائرلائنزعیدین کے موقع پر کرایوں میں بے پناہ اضافہ بھی کرتی ہیں اور پی آئی اے بھی کبھی کبھی انہی کی صف میں کھڑی ہوجاتی ہے......اللہ ان کے کارپردازوں کوہدایت دے)

حالانکہ ایسے ایام میں بسوں اورویتوں کے آئل ودیگرضروریات کے اخراجات اگر معمول پر رہیں اور آمدورفت میں سواری اسی طرح دستیاب رہے تو پھرسب ٹرانسپورٹروں کامسافروں کی مجبوری کی وجہ سے کرایہ دوگنا کرنے کا اچانک مطالبہ کرناایک نوع احتکارسے کم نہیں ہے اگرچہ اجارہ میں احتکارنہیں ہوتا۔البتہ آئل کی قیمتوں میں اضافہ یاکسی اوروجہ سے بسوں کے اخراجات بڑھ جائیں،عید کی وجہ سے سواریاں دونوں طرف یکساں طورمیسر نہ رہیں،توپھران حالات کے تناظر میں کرایوں میں اضافہ کرناجائزہے البتہ اتناملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کہ کثرت حصول نفع کی آرزوانسان کوسنگ دل نہ بنادے اورکسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔اورکرایہ میں اضافہ کاشیڈول قبل ازوقت ہراسٹینڈ پرآویزاں کریں تاکہ بے روزگارطبقات کو بروقت زادسفرکےحوالہ سے پریشانی کاسامنانہ کرناپڑے۔

ایک سواری کادونشستیں لینا۔؟

واضح ہےایک سواری جب دوسیٹیں لے گی تو کرایہ دوکااداکرے گی،ذیلی امور کے تحت ایک سواری کودونشستیں لینے کاجوازہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۔ سفر طویل ہے راستہ میں نیند آئیگی۔

۲۔ ساتھ زیورات یا بہت نقدی ہے، اس کی حفاظت کے لیے۔

۳۔ سفر کرنے والی خاتون ہے تاکہ اجنبی آدمی ساتھ بیٹھے نہ اس کا بدن مس ہو۔

۴۔ سفر کرنے والا مریض ہے ایک نشست پر تکلیف ہوتی ہے۔

۵۔ چھوٹے بچے ہیں اور گود میں بٹھانا ممکن نہیں۔

مندرجہ بالا امور یا اور کوئی معقول عذر نہ ہو تو پھر ایک آدمی کے لیے دو نشستیں حاصل کرنا اسراف ہے۔اور اسراف مذموم وممنوع ہے جب وضو میں اسراف کے بارے میں صیغہ نہی وارد ہے اور نہی حقیقۃً مفیدِ تحریم ہے۔تو دیگر امور اور معاملات میں حد سے تجاوز اور اسراف (فضول خرچی) کی اجازت کیونکر ہوگی۔تکبر اور بڑائی کی وجہ سے اگر دو نشستیں بک کرائیں تاکہ سفر کرنے والی دوسری سواریاں یہ تاثر لیں کہ کوئی نواب آدمی رگودا سفر کر رہا ہے، ایسا ہو تو پھر حرام ہے۔اللہ تعالیٰ نے اسراف کی مذمت اور برائی بیان کی ہے۔

وَلَاتُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَايُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (الانعام:۱۴۱)

اور بے جانہ خرچو بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

رَاٰیْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلاًیَتَوَضَّاُ فَقَالَ لَاتُسْرِفْ لَاتُسْرِفْ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا فرمایا اسراف نہ کر اسراف نہ کر۔

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ۴۲۴: دار المعرفۃ بیروت لبنان)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا فرمایا!

لَاتُسْرِفْ، قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللہِ وَفِی الْوُضُوْءِ اِسْرَافٌ قَالَ نَعَمْ وَفِی کُلِّ شَیْئٍ اِسْرَافٌ.

اسراف نہ کر، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: ہاں اور ہر شئی میں اسراف کو دخل ہے۔

(کنز العمال۔۹/۳۲۷)

☆اخلص توحیدک لربک لینشرح صدرک فبقدر صفاء توحیدک ونقاء اخلاصک نکون سعادتک .☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت عمر بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مَالَمْ يُخَالِطْهُ اِسْرَافٌ اَوْ مَخِيْلَةٌ

کھاؤ، پیو صدقہ کرو اور پہنو (جبتک اس میں) فضول خرچی اور تکبر نہ ملے۔

(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث، ۳۶۰۵: دار المعرفۃ بیروت لبنان)

سرکاری ملازمین کا سفر:

سرکاری ملازمین میں سے بیشتر تو کرایہ ادا کرتے ہیں مگر بعض ملازمین وردی پہن کر اس لئے سفر کرتے ہیں تا کہ بس کا کلینر مرعوب ہو کر نشست دیدے اور کرایہ بھی نہ لے، نیز کچھ صاحبان یونیفارم سے تو عاری ہوتے ہیں مگر طلب کرایہ کے وقت اس قدر کہنا نجات سمجھتے ہیں،، میں ملازم ہوں،،۔ایسے لوگوں نے بسوں اور وینوں میں بلا معاوضہ سفر کرنے کے جواز کا حیلہ یہ وضع کیا ہوا ہے،،ہم لوگ ڈیوٹی پر آنے جانے کا اگر کرایہ دیں تو ہماری تنخواہ یہیں ختم ہو جائے گی،،۔

حالانکہ ایسے تنخواہ خوروں کو سوچنا چاہیے کہ ایسا کرنے میں ہمیں تو تنخواہ صافی بچ جائے گی مگر جس وین میں ایسے چار ملازم سفر کریں گے اس کے مالک کو کیا بچے گا، اس طرح کے لوگ جہاں بسوں اور مسافروں کو ڈاکہ زنی سے تحفظات فراہم کرتے ہیں وہاں کرایہ نہ دینے کی صورت میں معنوی طور راہزنی کے بھی مجرم قرار پاتے ہیں۔(جبکہ اکثر ڈیوٹیز کے لئے بھیجے جانے والے افسران کو ٹی اے ڈی اے ملتا ہے جو وہ خود کھا جاتے ہیں)

اجنبی مرد اور عورت کا جڑواں نشستوں پر بیٹھنا۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَلَيَزْحَمُ رَجُلٌ خِنْزِيْرًا مُتَلَطِّخًا بِطِيْنٍ اَوْ حَمَاةٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَزْحَمَ مَنْكِبُهُ مَنْكِبَ اِمْرَاةٍ لَاتَحِلُّ لَهُ

مرد کا، کیچڑ سے آلودہ خنزیر کے ساتھ لگنا، اس سے بہتر ہے کہ اپنا کندھا اجنبی عورت کے کندھے سے لگائے۔

(الترغیب والترھیب: ۳/۴۸۵؛ وحیدی کتب خانہ پشاور)

☆كن شجاعا قوي القلب ثابت النفس لديك همة وعزيمة لولا تفرك الزوابع والا راجيف.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِاَنْ یُطْعَنَ فِی رَأسِ رَجُلٍ بِمِخْیَطٍ مِنْ حَدِیْدٍ خَیْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ یَمسّ اِمْرَأةً لَاتَحِلُّ لَهُ..

انسان کے سر میں لوہا (سریا) کی سوئی چبھو دی جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ غیر محرم عورت کو ہاتھ لگائے۔ (ایضاً)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

وَاللہِ مَامَسّتْ یَدُ رَسُوْلِ اللهِ صَلّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلّمَ یَدَ امْرَأةٍ قَطُّ غَیْرَ اَنّهُ بَایَعَهُنّ بِالْكَلَامِ

مجھے اللہ کی قسم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کبھی کسی (غیر محرم) عورت کا ہاتھ نہیں چھوا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فقط کلام کے ذریعے بیعت لیتے ہیں۔

(صحیح بخاری: رقم الحدیث؛ ۵۲۸۸ دار الکتاب العربی بیروت لبنان)

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابیہ نے مصافحہ کرنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنّی لَااُصَافِحُ النِّسَاءَ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا ہوں۔ (سنن ابن ماجہ،۲۸۷۴، دار المعرفۃ بیروت لبنان)

محکمہ ٹرانسپورٹ کی جعل سازیاں۔

عموماً غیر معیاری اور لوکل کمپنی کی بسوں اور ویگنوں میں لوگ طویل سفر کرنے سے کتراتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے ایسی سروس کے مالکان اور ملازم لوگ کسی نہ کسی فریب کاری سے مسافروں کو دھوکا سے سوار کر لیتے ہیں۔

مثلاً!

۱۔ بظاہر باعتماد گاڑیوں جیسی ساخت، باڈی کا کلر اور اسپر نام نان سٹاپ سروس والا۔

۲۔ گاڑی کا جس شہر میں آخری سٹاپ ہوتا ہے اسی سمت میں مزید دور کے اضلاع اور شہروں کے نام بورڈ سکرین میں نصب کر دیے جاتے ہیں۔ تا کہ ان شہروں میں جانے والی سواری اپنے شہر کا نام پڑھ کر اطمینان سے سوار ہو جائے پھر ستم بر ستم! ٹکٹ دیتے وقت بھی اسے نہیں بتایا جاتا کہ یہ گاڑی

☆علیك بالجود من صدر الجواد منشرح وباله واسع والبخیل ضیق الصدر مظلم القلب مكدر الخاطر.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپ کے شہر تک نہیں جائے گی ، راستہ میں رک جائے گی ، بلکہ گاڑی نے جہاں جا کر کے رکنا ہوتا ہے وہاں اس سواری کو زاید لیا ہوا کرایہ بقایا کی صورت میں واپس کردیا جاتا ہے۔(اور بسا اوقات سواریوں دوسری بس والے کو بیچ دی جاتی ہیں)

۳۔بعض اوقات گاڑی تو جعل سازوں کے عمل سے پاک ہوتی ہے مگر اس میں ملازم لوگ دھوکہ اور غلطی بیانی سے کام لیتے ہیں مسافروں کو اس میں سوار کرلینا کسب حلال سمجھتے ہیں۔حالانکہ لوکل کمپنیوں کے نائکوں کو چاہیے کہ اپنی نومولود بسوں اور ویگنوں پر ایسا پینٹ نہ کرائیں جس سے رجسٹرڈ اور معیاری کمپنی کو خسارہ اور نقصان پہنچے۔اور مزید برآں سواری سے دھوکہ بھی نہ ہو۔عھد شکنی، دھوکا، ملاوٹ اور معیاری کمپنیوں کو جعل سازی کی صورت میں نقصان پہنچانا حرام ہے۔

محکمہ ٹرانسپورٹ کی بے ضابطگیاں۔

محکمہ ٹرانسپورٹ کے کرایہ کے معاملہ میں معلوس اصول وضوابط ان گنت ہیں۔نشستوں پر سفر کرنے والے مسافر، سیٹوں کے درمیان کھڑے ہوکر سفر کرنے والے، چھت پر بیٹھنے والے اور گاڑی کے جنگلہ سے لٹک کر سفر کرنے والے سب مسافروں سے کرایہ برابر لیا جاتا ہے۔بعض اوقات سورای اٹھاتے وقت نشست کا وعدہ کیا جاتا ہے مگر بس روانہ ہونے کے بعد کرایہ وصول کرلیا جاتا ہے سیٹ نہیں دی جاتی۔زیادہ موٹاپے کی وجہ سے دو نشستیں مصروف کرنے والی سواری اور ایک سیٹ کا ربع لینے والے کم سن بچہ کا کرایہ یکساں لیا جاتا ہے۔حالانکہ نظر انصاف سے اگر دیکھا جائے تو سیٹ اور چھت پر سفر کرنے والے کے ما بین سہولیات کا فرق کوسوں ہے۔لہذا ایسے مواقع پر چاہیے! کھڑے ہوکر، جنگلہ سے لٹک کر، چھت پر بیٹھ کر سفر کرنے والوں کا کرایہ نسبتاً سیٹ پر بیٹھ کر سفر کرنے والوں سے ہاف یا قدرے کم ہونا چاہیے۔ایسے ہی چھوٹے بچوں کا کرایہ بہت کم ہونا چاہیے مگر بہت وزنی، جسیم آدمی جو بیٹھنے میں دو نشستیں مصروف کرلے،اس کے ساتھ اور سواری نہ بیٹھ سکے، ایسے لوگوں کو دوگنا کرایہ یا ایک گنا سے اضافی لینے کی تجویز کی جائے۔

حالانکہ سواری سے نشست کے حوالہ سے دھوکہ کرنا حرام ہے۔یا تو کیے ہوئے وعدہ کے مطابق اسے سیٹ دی جائے ورنہ نشست دئے بغیر کرایہ طلب کرنا اور نہ سواری کو کرایہ لیے بغیر سفر کرنا جائز ہے۔بلکہ مندرجہ بالا صورت پیش آنے کے مواقع پر اجارہ فسخ ہوجاتا ہے۔

☆ابسط وجھك للناس تكسب ودھم 'والن لهم الكلام يحبوك 'وتواضع لهم يجلوك.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روڈ بلاک ہونے کی صورت میں متبادل راستہ۔؟

مین شاہراہوں پر کسی بھی وجہ سے ٹریفک جام ہونے کی صورت میں پھنسی ہوئی گاڑیوں کو متبادل راستہ سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، متبادل راستہ میسر نہ ہونے کے وقت کھیتوں سے گاڑیاں گزار کر دوبارہ روڈ پر لائی جاتی ہیں۔کھیت خالی پڑا ہو یا مصروف ہو، اس میں کاشتہ فصلات، باغات جس کیفیت کے ہوں انتہائی لاپرواہی سے اس میں وزنی گاڑیاں ڈال دی جاتی ہیں۔حالانکہ ایسا کرنے سے کسانوں کی فصلات ،باغات کو نقصان پہنچتا ہے، بلکہ خالی کھیت سے کثیر گاڑیاں اگر گزاری جائیں تو گزرگاہ بھی کچھ عرصہ کے لیے غیر زرخیز اور نا قابل کاشت ہو جاتی ہے۔ایسے مواقع پر پھنسے ہوئے لوگوں کو چاہیے کہ صبر، انتظار کریں، بند راستہ بالآخر کھل ہو جاتا ہے۔جسے بہت جلدی ہو اسے ایسا کرنا روا نہیں کہ کسانوں کی کچی ریکی کھیتی ضائع کر کے، پرائے کھیت میں سب گاڑیوں کے لیے راستہ بناتے ہوئے سبقت کرے۔

ایسا کرنے والے لوگ بروز قیامت بارگاہ ایزدی میں جواب دہ ہوں گے، انہیں چاہیے کہ انتہائی ناگریز حالات میں زمین داروں سے گاڑیاں گزارنے کی اجازت لیں ،اور بغیر اجازت گزارنے کی صورت میں فصلات، باغات اور دیگر کاشتہ اشیاء کے نقصان کا تاوان دیں۔

ایئر ہوسٹس طرز پر لڑکیوں کا بسوں میں ملازمہ ہونا۔

جہاں تک خواتین کا ملازمت کرنے کا مسئلہ ہے تو اسمیں جواز ہے خواہ سرکاری ادارہ ہو یا غیر سرکاری لیکن درج ذیل امور کی پابندی ان پر لازم ہے۔

(۱) کپڑے باریک نہ ہوں، جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔

(۲) کپڑے تنگ اور چست نہ ہوں جو بدن کی ہیأت ظاہر کریں۔

(۳) بالوں یا گلے، پیٹ ،کلائی، پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو۔

(۴) کبھی نامحرم کے ساتھ کسی خفیف دیر کے لیے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔

(۵) اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظنہ فتنہ نہ ہو۔یہ شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو حرام۔چونکہ خواتین راہ اعتدال سے اگر ہٹ جائیں تو عفت کو خطرات کے امکان بڑھ جاتے ہیں۔پھر اگر ملازمہ عورت کا خاوند یا والد اسپر راضی ہیں یا بقدر

☆ادفع بالتی ھی احسن وترفق بالناس واطفی العداوات وسالم اعداءك وكثر اصدقاءك.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قدرت بندوبست نہیں کرتے تو ضرور ان پر بھی الزام ہے ورنہ نہیں۔

بسوں میں ملازمہ لڑکیوں میں مذکورہ امور کی قطعاً پرواہ نہیں، بلکہ سیکڑوں میل نامحرموں کے ساتھ سفر کرنا اور فقط سواریوں کی ناز برداری کے لیے میک اپ زدہ رہنا انکی اولیں ترجیح ہے پھر ہر ٹرمینل کے آنے سے قبل دھیمے اور نرم لہجے میں اعلان کرنے کے فرائض کی ذمہ داری بھی انہیں کو سونپی ہوئی ہے۔(اور ڈرائیور حضرات کی نظروں اور جملوں کا تو یہ ہر وقت ہدف ہیں، متعدد واقعات ان کے ڈرائیوروں کے ساتھ ملوث ہونے کے پائے گئے ہیں نہ جانے اس کے باوجود والدین ان کی ملازمت پر کس طرح راضی ہیں)

خواتین اپنی پارسائی کی حفاظت کریں:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: وَقُلْ لِّلْمُؤمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصٰرِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ وَلَایُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّامَاظَھَرَ مِنْھَا (النور:۳۱)

ترجمہ: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔(کنزالایمان)

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَاتَبَرَّجْنَ تَبَرُّ جَ الْجٰھِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی (الاحزاب:۳۳)

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔(کنز الایمان)

اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے۔اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت ومحاسن کا اظہار کرتی تھیں۔کہ غیر مرد دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں اور پچھلی جاہلیت سے اخیر زمانہ مراد ہے جس میں لوگوں کے افعال پہلوں کی مثل ہو جائیں گے(خزائن العرفان)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وقل للمومنین۔۔۔۔۔۔لعلکم تفلحون (النور:۲۹:۳۰)

ترجمہ: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو ان کاموں کی خبر ہے۔اور مسلمان عورتوں کو حکم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوا پنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور وہ دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی مِلک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔(کنزالایمان)

خواتین کا غیر محارم کے ساتھ سفر کرنا۔؟

عورت کو تین دن (۷۳.۸ کلومیٹر) کی مسافت کے لیے شوہر یا محرم کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں، اتنی مسافت شوہر یا محرم کے بغیر عورت کے لیے سفر کرنا خواہ حج وعمرہ کی ادائیگی یا کسی اور غرض کے لیے ہو حرام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَلَاتُسَافِرَنَّ اِمْرَاۃٌ اِلَّاوَمَعَھَا مَحْرَمٌ. عورت بغیر محرم کے ہرگز سفر نہ کرے۔(صحیح بخاری، رقم الحدیث؛۳۰۰۶: دارالکتاب العربی بیروت لبنان)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَایَحِلُّ لِامْرَاۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا فَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَھَااَبُوْھَا اَوْ اَخُوْھَااوْزَوْجُھَا اَوْاِبْنُھَااَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْھَا.

جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ تین دن یا زاید سفر کو جائے جب تک اس کے ساتھ باپ یا بھائی، شوہر، بیٹا، وہ رشتہ دار جس سے نکاح حرام ہے نہ ہو۔(سنن ابی داؤد، رقم الحدیث، ۱۷۲۶: دارالمعرفۃ بیروت لبنان)

خواتین کی اجنبی مردوں سے خلوت۔؟

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَرَأَیْتَ الْحَمْوَ قَالَ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ

عورتوں کے پاس آمد ورفت سے بچا کرو۔ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیور کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا دیور موت ہے۔

(ترمذی: رقم الحدیث :۱۱۷۱،دار الکتاب العربی بیروت لبنان)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ لَایَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاۃٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثَھُمَا الشَّیْطَانُ

کوئی آدمی (غیر) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہیں بیٹھتا مگر ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔(ایضاً)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَلِجُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرَی الدَّمِ

جن عورتوں کے خاوند غائب ہوں ان کے ہاں نہ جاؤ کیونکہ شیطان تمھاری رگ رگ میں پھرتا ہے۔

(ترمذی: رقم الحدیث :۱۱۷۲؛دار الکتاب العربی بیروت لبنان)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلَا لَایَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَا مْرَاَۃٍ ثَیِّبٍ اِلَّااَنْ یَکُوْنَ نَاکِحاًاَوْذَامَحْرَمٍ

خبردار کوئی مرد،ثیب عورت کے یہاں رات کو نہ رہے اس صورت میں کہ اس سے نکاح کرنے والا ہو یا اس کا ذی محرم ہو۔

(صحیح مسلم،رقم الدیث،۲۱۷۱:دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

نرم لہجہ میں گفتگو کرنا۔؟

ارشادبانی ہے۔**یٰنِسَاءَ النَّبِیِ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍمِّنَ النِّسَاءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِہٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوْفًا**(الاحزاب:۳۲)

اے نبی کی بیبیوتم دیگر عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کاروگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی بات کہو۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

☆لا تعش فی المثالیات بل عش واقعک فانت ترید من الناس مالا تستطیعہ انت عادلا .☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَلَا نُجِیْزُ لَهُنّ رَفْعَ اَصْوَاتِهِنّ وَلَا تَمْطِیْطَهَا وَلَا تَلْیِیْنَهَا وَتَقْطِیْعَهَا لِمَا فِی ذٰلِکَ مِنْ اِسْتِمَالَةِ الرِّجَالِ اِلَیْهِنّ وَتَحْرِیْکِ الشّهَوَاتِ مِنْهُمْ ،وَمِنْ هٰذَا لَمْ یَجُزْ اَنْ تُؤَذِّنَ الْمَرْاَةُ

عورتوں کو اپنی آوازیں بلند کرنا، انہیں لمبا اور دراز کرنا، ان میں نرم لہجہ اختیار کرنا اور ان میں تقطیع کرنا (یعنی کاٹ کاٹ کر تحلیل عروض کے مطابق) اشعار کی طرح آوازیں نکالنا، ہم ان سب کاموں کی عورتوں کو اجازت نہیں دیتے اس لیے کہ ان سب باتوں میں مردوں کا ان کی طرف مائل ہونا پایا جائے گا۔اوران سب مردوں میں جذبات شہوانی کی تحریک پیدا ہوگی۔اسی وجہ سے عورت کو یہ اجازت نہیں کہ وہ اذان دے۔(نہ ہی خواتین کو لاؤڈ اسپیکر پر نعتیں یا تلاوت کرنے کی اجازت ہے کہ اس سے فتنہ کا اندیشہ ہے،

نیز لکھتے ہیں۔

نَغْمَةُ الْمَرْاَةِ عَوْرَةٌ ...وَلَا تُلَبِّیْ جَهْرًا لِاَنّ صَوْتَهَا عَوْرَةٌ

عورت کا خوش آواز کر کے پڑھنا عورت یعنی محل ستر ہے۔۔۔عورت بلند آواز سے تلبیہ نہ پڑھے اس لئے کہ اس کی آواز قابل ستر ہے۔(فتاویٰ شامی،۱/۲۹۹،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)(اور آج کل جو خواتین کی محافل نعت ومیلاد کے نام پر ہورہا ہے سب محل نظر ہے)

البتہ عند الحاجۃ اجانب کو عورتوں سے کلام جائز ہے اور اسی سلسلہ میں فقیہ ہندی امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ مع استفتا ذیل میں ملاحظہ کیجیۓ کتنے شخص ایسے ہیں جن سے عورتوں کو گفتگو کرنا اور ان کو اپنی آواز سنانا جائز ہے۔؟

الجواب:

تمام محارم اور حاجت ہو اور اندیشہ فتنہ نہ ہو، نہ خلوت ہو تو پردہ کے اندر سے بعض نا محرم سے بھی۔(فتاویٰ رضویہ،۲۲/۲۴۳،رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بسوں میں میک اپ زدہ کلینز خاتون۔؟

زینت جب تک بروجہ قبیح یا بہ نیت قبیحہ نہ ہو حلال ہے۔

ارشادربانی ہے۔

قُلْ مَنْ حَرّمَ زِیْنَةَ اللهِ الّتِی اَخرَجَ لِعِبَادِهِ (اعراف،۳۲)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فرما دیجئے اس زیب وزینت کو کس نے حرام کیا ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی ہے۔

البتہ! نامحروں کی مجالس میں نوجوان لڑکیوں کو میک اپ زدہ ہوکر پیش ہونا نہایت قبیح امر ہے۔ اسے اولاً مغربی اقوام نے اختیار کیا پھر تحفظ حقوق نسواں کے نام پر، مغرب زدہ طبقات نے ترجیح دینا شروع کی۔ حالانکہ مغربی تہذیب وثقافت کی چھتری میں آنے والی زناں بے عنان عفت و پارسائی سے محروم ہونے کے باعث ننگ تہذیب وملت ہیں۔ عورتوں کو اغیار میں دلہن کی طرح بن ٹھن کر آنے کی غرض کیا ہے! انرا فتنہ ہی ہے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ اَهْلِهَا كَمِثْلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَانُوْرَ لَهَا

خاوند کے سوا دوسروں کے لیے نازنخرے سے چلنے والی عورت اس طرح ہے جیسے قیامت کی تاریکی جس میں کوئی روشنی نہ ہو۔

(ترمذی، ۱۱۶۷، رقم الحدیث، ۱۱۶۷: دارالکتاب العربی بیروت لبنان)

خواتین کا زیب وزینت سے، خوشبو لگا کر مساجد میں آنا؟

عورتوں کو زیب وزینت والا لباس پہن کر، خوشبو لگا کر اتراتے ہوئے مساجد میں آنا جب ممنوع قرار دیا گیا تھا، تو ہنوز بسوں میں سواریوں اور ڈرائیوروں کی ناز برداری کے لیے نوجوان لڑکیوں کو لباس غیر ساتر، چست میں اور میک اپ زدہ ہوکر ملازمت کرنے کا جواز کہاں سے ثابت ہے؟

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

اِنَّهُ قَالَ اِذَاشَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَطَيَّبْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی عورت عشاء کی نماز میں حاضر ہو تو اس رات خوشبو نہ لگائے۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث، ۴۴۳: دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

بَيْنَهُمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ دَخَلَتْ

☆حافظ علی اذکار المناسبات فانها حفظ لك وصيانة موفيها من السداد والارشاد ما يصلح به يومك☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِمْرَاَۃٌ مِنْ مُزَیْنَۃَ طَرْفُلُ فِی زِیْنَۃٍ لَھَا فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ انْھَوْا نِسَاءَ کُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّیْنَۃِ وَالتَّبَخْتُرِ فِی الْمَسْجِدِ فَاِنَّ بَنِی اِسْرَائِیْلَ لَمْ یُلْعَنُوْا حَتّٰی لَبِسَ نِسَاءُ ھُمُ الزِّیْنَۃَ وَ تَبَخْتَرْنَ فِی الْمَسَاجِدِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مبارک میں تشریف فرما تھے اتنے میں مزینہ قبیلے کی ایک عورت زیب وزینت والا لباس پہنے ہوئے اتراتی ہوئی مسجد میں آئی (یہ دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! اپنی عورتوں کو زیب وزینت والا لباس پہننے اور مسجد میں اترانے سے روک دو۔ کیونکہ بنی اسرائیل پر اسی وجہ سے لعنت کی گئی ان کی عورتوں نے زیب وزینت والا لباس پہنا اور مسجد میں اترانا شروع کردیا۔

(ابن ماجہ، رقم الحدیث ، ۴۰۰۱: دارالمعرفۃ بیروت لبنان)

مفتی سید صابر حسین صاحب کی کتاب

سرمایہ کاری کے شرعی احکام

اسلامی بینکاری اور تکافل کے شعبہ سے وابستہ ماہرین، اساتذہ طلبہ اور شائقین علوم اسلامیہ کے لئے مفید کتاب

☆☆

☆☆☆

ملنے کا پتہ مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ...... کراچی

☆وزع الاعمال ولا تجمعها في وقت واحد بل اجعلها في فترات وبينها اوقات للراحة ليكون عطاؤك جيدا.☆

© rasailojaraid.com